(۱)

(سرمائی تعطیلات کا کام)

جماعت:- ساتویں

سبق:- بچے کی دعا

علامہ اقبالؒ

ڈاکٹر سر محمد اقبال ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی۔ لاہور یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔ پروفیسر آرنلڈ سے بہت استفادہ حاصل کیا۔ بچپن سے ہی آپکو شعر و شاعری سے بہت زیادہ لگاؤ تھا۔ ابتدائی عمر میں اعلیٰ درجے کے شعر کہے۔ آپ کو فارسی اور اُردو زبانوں کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپ کی شاعری میں ملی شاعری، فلسفیت کا غلبہ، اور اخوت پر زور دیا گیا ہے۔ آپ کو برطانیہ حکومت کی طرف سے "سر" کا خطاب دیا گیا۔ آپ نے ۱۹۳۸ء کو لاہور میں انتقال کیا اور وہیں شاہی مسجد میں دفن کیے گئے۔

تفصیلی سوالات:-

س: زندگی کا شمع کی صورت ہونا کیا مطلب رکھتا ہے؟

ج: زندگی کا شمع کی صورت ہونا" سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ایک شمع اپنی روشنی سے اندھیرے کو اُجالے میں تبدیل کرتی ہے اسی طرح بچہ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کی زندگی شمع کی طرح روشن ہو جائے تاکہ وہ دنیا کے سارے اندھیرے یعنی جہالت و گمراہی کو اپنی روشنی سے دور کر سکے۔

س۲: زندگی کے پروانے ہونے کے مانند ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج: زندگی کے پروانے کی صورت ہونے کے مانند ہونے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح پروانے کو شمع سے محبت ہوتی ہے اسی طرح بچہ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کو بھی علم کے ساتھ ویسی ہی محبت ہو جائے تاکہ اس

علم کی پیاس کبھی ختم نہیں ہوتی۔

علم کے فائدے

علم ایک ایسی لازوال دولت ہے جو خرچ کرنے سے اور بڑھتی جاتی ہے۔ اسے نہ کوئی چور چرا سکتا ہے اور نہ اسے کوئی جلا سکتا ہے۔ علم سے انسان اپنی پہچان کے ساتھ ساتھ خدا کو بھی پہچانتا ہے۔ انسان اچھے اور برے میں تمیز کر سکتا ہے۔ علم سے انسان کے ذہن میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ علم کی وجہ سے انسان نے زندگی کے ہر شعبے میں ترقی حاصل کی۔ علم کی مدد سے انسان نے بجلی پر قابو پالیا۔ سائنس کی نئی نئی ایجادیں اسی کی بدولت ہی وجود میں آئیں۔

علم انسان میں تحقیقات اور کھوج کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کو دنیا میں زندہ رہنے کے لئے قدم قدم پر اس کی ضرورت ہے۔ علم سے انسان نے بہت سے فرسودہ خیالات اور توہم پرستی سے نجات حاصل کی۔ علم سے انسان انسان ہے ورنہ بے علم چارپائے سے بھی بدتر ہے۔ آج کی دنیا میں بغیر تعلیم انسان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ علم کی خاطر ہمیں ایک شمع کی طرح پگھلنا چاہیئے۔

سبق :- اللہ کے آخری رسولؐ

تفصیلی سوالات :-

س: محمدؐ نے جو کلمہ سب سے پہلے زبان سے بولا تھا اس کا اُردو ترجمہ لکھیے:

ج: محمدؐ نے جو کلمہ سب سے پہلے زبان سے بولا تھا اس کا اُردو ترجمہ اس طرح ہے :-

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسولؐ ہوں"۔

س: آپؐ نے لوگوں کو کس کی عبادت کرنے پر زور دیا اور کن کی عبادت کرنے سے منع کیا؟

ج: آپؐ نے لوگوں کو اعلانیہ طور پر ایک خدا کی عبادت کرنے پر زور دیا اور ~~محمد خدا کے رسول ہیں~~ ۔ باقی تمام بتوں کو پوجنے سے منع کیا۔

س: جب دشمنوں نے آپؐ کو قتل کیا کرنے کی سازش کی تو آپؐ نے خدا کے حکم سے کیا کیا؟

ج: جب دشمنوں نے آپؐ کو قتل کرنے کی سازش کی تو آپؐ نے خدا کے حکم سے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ ہجرت کی اور مدینہ میں آپؐ نے کھلے طور تبلیغِ اسلام میں وسعت لائی۔

سبق: - شاہِ ہمدانؒ

تفصیلی سوالات: -

س: آج کشمیر کے لوگوں کی بیشتر آبادی مسلمانوں کی ہے، کیسے؟

ج: حضرت شاہِ ہمدانؒ نے کشمیریوں پر بہت سے احسانات کیے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے یہاں کی بیشتر آبادی کو اسلام کے دائرے میں شامل کیا۔ اس کے لئے آپؒ نے یہاں بہت سے تبلیغی و اصلاحی پروگرام منعقد کیے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کشمیر کے لوگوں کی بیشتر آبادی مسلمانوں کی ہے۔

س: تبلیغِ اسلام کے علاوہ حضرت شاہِ ہمدانؒ نے یہاں کے لوگوں کے لئے کیا کیا؟

ج: تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ آپ نے یہاں کے لوگوں کو مختلف علوم و فنون کی جانکاری دی۔ جس سے یہاں کے لوگوں کی مالی حالت سدھارنے میں کافی مدد ملی۔ کشمیر کی تہذیب و تمدن، صنعت و حرفت، دستکاری اور طرزِ رہائش کو بھی کافی حد تک متاثر کیا۔

مضمون: - شاہِ ہمدانؒ

شاہِ ہمدانؒ اس بزرگ اور روحانی شخصیت کا لقب ہے جو ایران کے ایک مشہور شہر ہمدان میں ۷۱۴ ہجری مطابق ۱۳۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا پورا نام میر سید علی ہمدانیؒ تھا۔ آپ کے والد کا نام میر شہاب الدین ہمدانیؒ اور والدہ کا نام بی بی فاطمہ تھا۔ آپ نے ۶ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ اور ابھی آپ چوبیس سال ہی کے تھے کہ وسط ایشیاء کے ملکوں کی سیاحت کی اور جہاں جہاں آپ پہنچے وہاں اسلام کی تبلیغ کی۔ اسی زمانے میں آپ وادیٔ کشمیر آئے اور اس وقت کے بادشاہ سلطان قطب الدین شاہمیری نے آپ کا استقبال

یا اور سرینگر میں اس جگہ آپ بیٹھے جو آج کل خانقاہِ معلی کے نام سے مشہور ہے۔

شاہِ ہمدانؒ جب کشمیر پہنچے تو یہاں کے لوگوں کو روحانیت اور دینِ اسلام کی تعلیم دی۔ آپؒ نے اپنے ساتھ سات سو سادات لائے۔ جن میں سے ۲۲۵ فنکار کاریگر اور دستکار تھے۔ جن کی بدولت یہاں قالین بافی، شال بافی، سنگتراشی، لکڑی پر کندہ کاری، خوش نویسی، پیپر ماشی جیسی صنعتیں وجود میں آئیں۔ اسی دور میں یہاں سماجی، تہذیبی، ثقافتی طور زبردست ترقی ہوئی۔

سنہ ۷۸۵ھ میں آپ تیسری بار وارد کشمیر ہوئے لیکن صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک یہاں قیام نہ کر سکے۔ ان کی وصیت کے مطابق آپؒ کو تاجکستان کے کولاب شہر میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپؒ نے درجنوں کتابیں لکھیں اور آپ ہی کی کوششوں سے کشمیر کی وادی ایرانِ صغیر کہلائی۔

پیراگراف :- **چنار**

یوں تو وادی کشمیر میں قسم قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان تمام درختوں میں چنار کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چنار کا درخت اپنی شان و شوکت میں بے مثال ہے۔ کہتے ہیں اسے وسط ایشیاء سے منگوا کر یہاں پر لگوایا گیا۔ یہاں کی زمین اور آب و ہوا اس کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی۔ کشمیر کے چنار دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ چنار کو کشمیری میں "بونی" کہتے ہیں۔ یہ ایک بھاری بھر کم درخت ہوتا ہے۔ اس کی

شاخیں موٹی موٹی اور دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ کشمیر میں چنار کے درخت
کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ باغوں اور پارکوں کو اسی کے دم سے رونق حاصل ہے۔
چنار کا درخت ہمارے یہاں "قومی درخت" کا اعزاز بھی رکھتا ہے۔ اس کو
کاٹنا اور ذاتی استعمال میں لانا قانوناً منع ہے۔ چنار کی عمر بہت لمبی ہوتی
ہے۔ مغلوں کے لگوائے ہوئے چنار آج بھی مغل باغات کی زینت بنے ہوئے
ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر قیمت پر اس قیمتی اثاثے کی حفاظت کریں۔

پیراگراف: عربوں کی جہالت

اسلام کے ظہور سے پہلے اہلِ عرب کی حالت بہت خستہ تھی۔ لوگ جاہل اور
وحشی تھے۔ پورا معاشرہ برائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ دنیا کی کوئی برائی ایسی نہ
تھی جو یہاں موجود نہ تھی۔ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جوا اور شراب نوشی
ایک عام بات تھی۔ ہر طرف عیاشی اور بے حیائی کا دور دورہ تھا۔ اکثر لوگ
ان پڑھ اور جاہل تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے تھے
اکثر جھگڑے نسل در نسل چلتے رہتے۔ ہزاروں خداؤں کی پرستش کی جاتی
تھی۔ ہر قبیلہ اپنے اپنے بُت کو خدا مانتا تھا۔ ہر گھرانہ اپنے خدا کو چار دیواری
میں قید رکھتا تھا۔ کعبہ مکرمہ جو "بیت اللہ" ہے میں تین سو ساٹھ بُت
تھے۔ لوگ درختوں کو سجدے کرتے تھے۔ جا بجا فتنہ و فساد برپا رہتا۔
امن و سکون نام کو بھی نہ تھا۔ نہ قانون تھا نہ انصاف۔ لوٹ مار کا بازار
گرم رہتا۔ غرض سرزمینِ عرب میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا
تھا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے اپنی رحمت کے دروازے

کھوے۔ ایمان کی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کے لئے سرورِ کائنات
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا۔

(۹) پرنسپل صاحب کے نام ایک دن کی رخصت کی درخواست

بخدمت جناب پرنسپل صاحب گرین فیلڈ ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ الہی باغ نیو بودہ منز بنگلہ

جناب عالی!

گزارش خدمت یہ ہے کہ کل شام سے مجھے شدید بخار اور زکام ہے۔ پورا جسم درد سے تڑپ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اسلیے آپ صاحب سے استدعا ہے کہ میرے حق میں ایک دن کی رخصت منظور فرمائیں۔ وہ آپکی عین نوازش ہوگی۔

عرضِ نیاز

نام: ا ب ج

جماعت: ساتویں